بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

بروز جمعرات

جلد (۷) — مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء — نمبر (۴)

چہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ازمعاونین قادیان مین ۱۲ روپے — فی پرچہ ۲ ر — قیمت از غرباء و طلباء وغیر مذاہب ۲ ر — گورنمنٹ ... — از لقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دارِ دنیا بگذریم

آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایماے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکران مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکران مورد لعن خدا است

معجزاتِ انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیاش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

دہ میان ریاست للعہ

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ذیلی اخبار للعہ

مابعد . . . . صہ ر

فی پرچہ . . . . ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے سب مابعد صہ لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد مین نہین ملیگا ۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکہکر دریافت کرنا چاہیئے

مینیجر

وہ الفاظ جن مین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ دوبارہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک کہ میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین ۔

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر و عصیان۔ ذلت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنے موت کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک وقت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے۔ غور و فکر کرنے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں لانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور محض ایک شکل رہ جاتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو بحکم کل من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی چیز کے دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے کہ اس کو مردہ سنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ بار آور ہونے سے عاری ہو جائے مردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان مدنظر ہے۔ چنانچہ میرا مضمون انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک روح ہے۔ جسکے خارج ہو جانے سے اس پر موت وارد ہو جاتی ہے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب حصے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقع ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مر جاتا ہے مگر جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ اصل میں تو کل جسم بمعہ اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر محض ایک مشین ہے پس وہ کیا طاقت ہے جسکے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک مشین ہے۔ مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خون میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھنے میں وہ مدد دیتے ہیں تو لاریب ماننا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کی طاقت سے وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جسکے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جاویں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اس امر کے شاہد ہیں کہ محض بڑھاپے سے اور عمر رسیدہ ہونے سے ہی۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامنگیر نہیں ہوتی انسان مر جاتا ہے اسکی غذا معمولی ہے اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ شکار اجل ہو جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اجل مسمی تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔

آجکل سائنس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائنس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابلہ میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ازمن سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جائے تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس موقعہ پر یہ بتلانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے بیشمار نمونے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہماری نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں دسترس حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کی جستجو جاری ہے بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے درپے رہتے ہیں تا کسی طرح یہ معلوم ہو جائے۔ کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا روح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ پیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی روح کے سہارے سے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو یہ تصور کیا گیا۔ کہ روح کوئی چیز نہیں۔ میٹر ہی جان ہے یا ایک طاقت ہے اور میٹر کے مختلف اجزا کے ایک خاص ترکیب کے ملنے سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر علم سائیکولوجی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا جاتا ہے چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی منی میں موت اور حیات کے کیڑے ہوتے ہیں اور شروع ہی سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کیڑا غالب رہتا ہے یا موت کا کیڑا اس قابل نہیں ہوتا کہ کلیۃً اس کو دبائے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیڑے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں ضعف پیدا ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ حیات کے کیڑے کو بالکل دبا دیتا ہے اور انسان مر جاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال تھا کہ اگر منی سے موت کے کیڑے کو نکال دیا جاوے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ وہ ایسی کوشش میں لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ منی میں موت اور حیات کے کیڑے کون سے ہیں اور موت کے کیڑے کو نکال کر منی کو کسی عورت کے رحم میں ڈالکر بچہ پیدا کرے مگر تا حال وہ کامیاب نہیں ہوا۔

میں نے ریویو آف ریویوز بابت نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک ڈاکٹر بنام ولٹز ساکن سکڈی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ ۱۸۸۹ء کے موسم گرما میں ٹائیفائیڈ بخار سے مر گیا تھا۔ اور چار گھنٹہ تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے لیکر چوتڑوں تک چبھوئی مگر اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ چار گھنٹے کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفایاب ہوا۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کے ہند و سپر چوال میگزین میں اس کے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے

ایک لمحہ بالکل بے خبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا باہمی مشترکہ رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مر گیا ہوں مگر تاہم میں ایسا ہی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم سے الگ ہونیوالا ہوں۔ میں نے غور سے روح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جو بظاہر میری نہیں تھی۔ میں ہنڈولے کی طرح ادھر ادھر ہلنے لگا اور اس روح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جھولنے کی حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سنا کہ پیروں کے تلوؤں سے انگوٹھے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک بیشمار چھوٹی نسیں تڑخنے لگیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر قادیان

مورخہ ۲۵ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ۱ - حرّقهما الله

۲ - قتلهما الله

۳ - میری فتح ہوئی

۴ - انا رادّوه الیک -

۵ - انت منّی بمنزلة سمعی

فرمایا - آج رات کو ہمارے گھر میں بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اس نے کتے کو پکڑ کر گرا دیا اور کہا چپ -

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء - ۱ - انّی معک یا ابراهیم

۲ - از خدا یا بندہ مردانِ خدا -

حقیقۃ الوحی ہر احمدی کے گھر میں ہونی چاہیئے

حضرت اقدس کی سب سے آخری شائع شدہ تصنیف حقیقۃ الوحی ہے - جو درباره دلائل حقیقت اسلام و حقیت نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقیت دعاوی حضرت مسیح موعود بمنزلہ ایک مخزن کے ہے - کہ اس میں ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیاں اور معارف اور حقائق حضرت حجۃ اللہ نے باوجود اس ضعف اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی ہے - بڑی محنت سے طالبان حق کیلئے ایک جگہ جمع کر دئے ہیں - جو مخالف نظر حق جو سے اس کو ایک دو بار اول سے آخر تک پڑھیگا ممکن نہیں کہ وہ پھر مخالف رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی ازلی ہو - اور جو موافق اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے - اور خدا تعالیٰ کے عجائبات نشانات کو دیکھکر وہ آستانہ الٰہی پر سربسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت بہ سبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے للعہ مجلد کی رکھنی پڑی ہے - تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہیں - جب کہ ہم دیکھتے ہیں - کہ دنیوی ضروریات کی کتابیں اس سے بہت زیادہ قیمت کی سینکڑوں ہزاروں میں چھپتی اور شائع ہوتی اور فروخت ہو جاتی ہیں - ہاں اس کتاب کا خریدنا ان لوگوں کا کام ہے - جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوں - حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی جو استطاعت رکھتا ہے - اس کتاب کو ضرور خریدے چونکہ حضور علیہ السلام ایک اور کتاب لکھ رہے ہیں - جسکے واسطے بھی سرمایہ کی ضرورت ہے اس واسطے اس کتاب کا جلد خرید کرنا احباب کے واسطے کئی طرح سے نفع اور ثواب کا موجب ہوگا - کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے -

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

قادیان ضلع گورداسپور

انا للہ وانا الیہ راجعون

ایک صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء

یوم جمعہ ۴ بجکر ۱۵ منٹ صبح پر برخوردار عبد العزیز احمدی خلف اکبر بابو عبد الرحمٰن صاحب احمدی (جو ہنوز فریقین میں ہیں) نے بعمر ۱۶ سال اور ۷ ماہ بمرض نمونیا صرف ۹ دن بیمار رہکر بڑے آرام کی حالت میں جان دی - غریب اور سعید بچہ نے قبر کے تنگ و تاریک گوشہ میں ہمیشہ کے لئے بسیرا اختیار کیا کل حاضرین جنازہ بلا امتیاز دوست و دشمن مرحوم کی اس جوانمرگی پر چشم تر تھے - بعد غسل میت مرحوم فوٹو لیا گیا - جنازہ کے ہمراہ ہجوم کثیر تھا - مرحوم نہائت وجیہ - خوش اخلاق و سرو قد نوجوان تھا اور ہائی کلاس میں تعلیم پاتا تھا - افسوس مرحوم اپنے والدین کو اس ضعیفی میں ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دے گیا امر ربی سے ہر فرد بشر مجبور ہے انسان کو ہر حالت میں راضی برضائے الٰہی ہونا چاہیئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے - حضرت کے حکم سے بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے -

معذرت

حکیم الٰہی حسین خان صاحب کا مضمون جو آج کے اخبار میں شائع ہوتا ہے - وہ ۵ - دسمبر ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتے دفتر میں پہونچگیا تھا مگر بوجہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکا -

بیمار کو شفا

میاں محمد دین ساکن علی چک (گجرات) جو نہائت ضعیف و غریب مزاج صالح بزرگ ہیں جلسہ دسمبر پر دار الامان میں آئے ہوئے تھے یہاں آکر سخت بیمار ہو گئے - جب حضور کو معلوم ہوا کہ مہمان خانہ میں کوئی مہمان علیل ہے تو اس کی عیادت کو تشریف لائے نہائت مہربانی سے استفسار حال کیا - اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائیں گے - میاں صاحب کی حالت ظاہر میں نہائت ردّی نظر آتی تھی - مگر خدا کے فضل سے اس کے بعد طبیعت رو بصحت ہو گئی - یہاں تک پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے -

ڈائری

۱۳ جنوری ظہر - فرمایا - گویا ان کے نزدیک اپنی ہی قوم میں دجال اپنی ہی میں کافر - اپنی ہی میں سب بیان ہیں باہر نظر نہیں جاتی - تا دیکھیں کہ عیسائیت کس فرقے میں سے اور کفار کون ہیں -

۱۸ جنوری - جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعوے کے ساتھ شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے ہوں یوں تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں نے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہو گیا -

۹ جنوری اگر ہم ہی "المسیح الدجال" ہیں اور یہ بات کسی صحیح واقعہ پر مبنی ہے - تو پھر حادیث میں تو اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کا ذکر بھی ہے - پس بتائیں کہ وہ سچا مسیح کہاں ہے - اور کب آسمان سے اترا -

کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہیں

اس مسئلے کے متعلق ایک شخص نے فتویٰ طلب کیا ہے اصل فتوے بمعہ جواب مرقومہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین محمدیہ و مفتیان شرع احمدیہ اندرین مسئلہ کہ مولوی پیر جی علاؤالدین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مغیبات کے عالم تھے۔ یعنے جمیع علوم مغیبات جانتے تھے۔ ہر شئے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے قطعاً و یقیناً جو اس سے انکار کریگا وہ مکذب قرآن ہے اور مکذب قرآن کا فر دلیل اثبات کی یہ ہے۔ آیت اوّل وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ آیۃ ۲۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ط الا من ارتضیٰ من رسول آیت سوم۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم آیت چہارم۔ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ وھو کتابہ المکنون وخطابہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حدث و کل علم قال ابو عثمان المغرابی فی الکتاب بتیانا لکل شئ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب۔ کذا فی تفسیر عرائس البیان۔ اور تفسیر کبیر اعتقادیق میں ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم ان علم ماکان وما یکون است کہ حق سبحانہ در شب اسری بداں حضرۃ صلعم عطا فرمود۔ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است فعلمت ماکان وما سیکون اور فتویٰ انبار المصطفیٰ بحال سر واخفی میں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ وھدیٰ وبشریٰ للمومنین۔ اور آیۃ شریف وکل شئ احصیناہ فی کتاب مبین۔ ترجمہ۔ یعنے ہر شئے ہم نے ایک روشن پیشوا میں یعنی قرآن میں جمع فرمادی ہے اور سنت والجماعت کے مذہب میں ہر شئے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو با لضرورت یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئی اب یہ بھی قرآن مجید سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ کل صغیر وکبیر مستطر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں اور آنحضرت صلعم تمام قرآن کے عالم و مبین ہیں۔ ان آیات قطعیہ سے ہر شئے کا علم آنحضرت صلعم کو ثابت ہے اور کتاب طبرانی و معجم کبیر و نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ۔ یعنے بیشک اللہ عزّ وجل نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اور اس روشنی کے سبب کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے بھی روشن ہوا کہ السموات والارض اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ان سب کا علم اگلے انبیاء علیہم السلام کو اور آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان وما یکون عطا کیا اور مدارج نبوت میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بر ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام و صفات حق واسمائے و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ اور تکملہ مدارج میں مرقوم ہے۔ وھو صلی اللہ علیہ وسلم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم۔ اور کتب مذکورہ ذیل میں سنت والجماعت اثبات علم غیب آنحضرت میں بجواب دندان شکن بلکہ گردن زدن موجود ہیں دیکھ لے جسکو دیکھنا ہو وہ یہ ہیں۔ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول السیف المسلول علیٰ منکر علم غیب الرسول الکوکبۃ الشہابیہ علیٰ کفریات ابی الوہابیہ۔ انباء الحبیب بعلوم الغیب واللولو المکنون فی علم البشیر ماکان وما یکون ومنتقات و منیر الدین وغیرہ وغیرہ بہت کتابیں ہیں کہ جن سے علم غیب آنحضرت کو ہونا ثابت ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کو۔ دیگر آنکہ در زیج مسجد کا حکم میں مسجد کے داخل ہے یا نہیں اور دیگر دو در راست و چپ کی جانب وہ بھی اور محراب میں امام کا کھڑا ہونا اور زیج سے در میں امام کا ایستادہ ہونا کس دلیل سے مکروہ ہے یا مکروہ نہیں ہے۔ بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آیت وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب الایۃ کے سمجھنے میں بڑی غلطی ہوگئی ہے کیونکہ سیاق و سباق آیت کو ملاحظہ نہیں کیا سیاق آیت کا یہ ہے ماکان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب۔ یہ اوّل آیت کا منافقوں کے اس قول کے جواب میں ارشاد ہوا ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو منافقوں کو نام بنام بتادیں کہ فلاں فلاں شخص اپنے دل میں نفاق رکھتا ہے اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ جماعت مومنین کو جو منافقوں کے ساتھ خلط ملط ہورہی ہے بغیر تمیز کرنے کے خبیث منافق کو مومن طیب سے تم کو اسی حالت مشتبہ میں چھوڑ دیوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بوقت نزول اس آیۃ کے علم و تمیز کہ ینبغی بین المسلم والمنافق کسیکو حاصل نہیں تھا اگے فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تم کو غیب کی باتیں بتا دیوے ہاں اپنے رسولوں میں جسکو چاہتا ہے برگزیدہ فرمالیتا ہے یعنے بقدر ضرورت کے۔ جو علم رسول کیلئے ضروری ہوتا ہے وہ علم اس کو دیدیتا ہے چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا کہ بعض منافقوں کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو بتا دئے اور بعض سے ایسی حرکات صادر ہوئیں جن کے سبب سے ان کا نفاق کھل گیا۔ علاوہ اس کے اسی آیت میں لفظ من رسلہ من یشاء صاف بتا رہا ہے کہ بحیثیت رسول ہونے کے جس علم کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی میں ہوتی ہے اس کا علم خواہ بذریعہ وحی یا دیگر قرائن اور دلائل سے یا فراست صادقہ سے رسول کو عنایت فرمادیتا ہے نہ جملہ علوم غیب کے۔

آیت دوم۔ الا من ارتضیٰ من رسول الایۃ میں بھی یہی علم مراد ہے جو متعلق رسالت کے ہو نہ وہ علم جو خدائی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ سیاق آیت میں ارشاد ہے۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ کیونکہ متعلق رسالات کے جو علوم ہوں اس کا رسول میں موجود ہونا ضروریات سے ہے ورنہ رسالت ناقص رہی۔ اسلئے اس سے مراد الٰہی وہی علم ہے جو متعلق رسالت کے ہے۔

آیت سوم میں بھی علم کتاب اللہ اور اس کی حکمت کا رسول کیلئے ضروری ہے جو دیا جاتا ہے اور علمک مالم تکن تعلم سے ان امور دینی کا علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور اسکی حکمت کے علاوہ ہیں کیونکہ دین اسلام میں ہزارہا مسائل ایسے ہیں جو بتصریح کتاب اللہ میں مذکور نہیں ہوئے ہیں اور وحی غیر متلو احادیث نبویہ سے ان کا علم رسول کریم کو دیا گیا ہے۔ ورنہ دین اسلام ناقص رہتا حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ اور ایسا ہی کچھ وقوع ہوا ہے۔ دیکھو دو اوین حدیث کو کہ ہزارہا مسائل جو بتصریح قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوئے۔ وہ دواوین

حدیث مندرج ہیں۔ ہان البتہ ہزاردن اون کائنات گذشتہ وآئندہ کا علم ہی دیاگیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق خدائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو بھی نہیں دئے گئے۔

آیت چہارم۔ مین بھی صریح قرینہ ہدی وبشری کا موجود ہے یعنی کل اوس شئے کا علم جو متعلق ہدائت اور بشارت کے ہے اور علاوہ اس قرینہ مبینہ کے لفظ کل شیٔ پر غور کرنا چاہیئے کہ شئے جو مصدر ہے وہ بمعنی مفعول کے ہے جیساکہ خلق مصدر بمعنی مخلوق کے ہے یعنی قرآن مجید مین کل اس شئے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہمنے چاہا ہے یعنی ہماری مشیٔ اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کیوجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید مین کہولکر بیان نہین کیا گیا ہا واسطے اعز از واکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید مین بھی ایک خفا کے ساتھ وہ احکام موجود ہین اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید مین مصرح طور پر مذکور ہین مصرح کر دئے جاتے تو پہر رسول کریم کی تنویر قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگون پر کیون کر ثابت ہوتا اور پھر تشحید اذہان مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ تنویر قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدائت کامل طور پر فرماوین اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیوین اس لئے فرمایا گیا۔ کہ ھدی وبشری للمومنین۔ اس آیت مین ہرگز ہرگز مذکور نہین کہ ہر ایک شئے کا علم جزئی وکلی رسول کریم کو دیا گیا ہے حاشا وکلا۔

آیت پنجم۔ یعنی وکل شیٔ احصیناہ فی امام مبین کے سمجھنے مین بھی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آیۃ مذکورہ مین لفظ فی کتاب مبین نہین ہے بلکہ فی امام مبین ہے اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس مین بندون کے اعمال جزئیہ وکلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ جزار وسزا اون کو اون پر دی جاوئے یا مراد اس سے علم آلہی ہے آیت مذکورہ کا سباق یعنی اول تکرا اس امر پر صریح دلیل بین ہے کما قال اللہ تعالے۔ ونکتب ماقدموا واثارھم آگے اس کے فرمایا۔ وکل شیٔ احصیناہ فی امام مبین اور پھر ضمیر جمع متکلم جو احصیناہ مین ہے اللہ تعالی کیواسطے ہے نہ آن حضرت صلعم کے لئے اور اس مین کیا شک ہے کہ اللہ تعالی علام الغیوب ہے۔ پس اس آیت مین کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہان ہے ایسی صفات مختصہ آلہیہ مین کوئی بشر خواہ رسول ونبی ہو یا ولی اللہ تعالی کا شریک کیونکر ہوسکتا ہے۔

۶۔ علی ہذا القیاس کل صغیر وکبیر مستطر مین مراد آلہی سباق سیاق سے صریح یہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا نامۂ اعمال یا لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلا ٹکڑا آیت کا یہ ہے۔ کہ کل شیٔ فعلوہ فی الزبر۔ اس کے آگے فرمایا۔ وکل صغیر وکبیر مستطر یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیر وہ زبر یعنی صحائف اعمال مین لکھا ہوا ہے جس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے کہ اس آیت مین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا بیان کہان ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفقہ کی نسبت عجیب در عجیب ہے نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سیاق پر نظر ہے۔ الٹکل پچو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے چلے جاتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد رواۃ ثقہ وعدل وضابط وغیرہ کے کیا اعتبار ہے پہر ایک عقیدہ کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے مناقض اور مضاد ہین اور دلالت کرتے ہین کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شئے کا نہین حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اوسی علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شئے کے جملہ احوال جزئیہ وکلیہ سے ہر لحظہ وہر آن مین علیم وخبیر ہے۔ ہان جس قدر وہی علام الغیوب بحکم ضرورۃ ومصلحت کے کسی کو علم کسی شئے کا جزئی وکلی عنائیت فرماوے تو اس کا انکار نہین۔ قال اللہ تعالے۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ایضاً قال اللہ تعالی ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون ہان البتہ اس سے بھی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق انذار یا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر ونذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعث ونشر تک کا احوال بھی نہین معلوم والذین تدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون وھم عن دعائھم غافلون۔ پھر قصہ افک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور دواوین احادیث مین مذکور ہے۔ یہ قصہ افک کا بوضاحت تمام بتلا رہا ہے کہ علم غیب ہر ایک شئے کا کسی بشر مقرب کو حاصل نہین۔ ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالی نے ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء وغیرہ وغیرہ۔ ایضاً۔ قال اللہ تعالے۔ وما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ یعنی بغیر وحی آلہی کے تمام احوال با تفصیل جزوی وکلی مجھ کو معلوم نہین ہے۔ صدہا آیات بینات قرآن مجید مین موجود ہین جو نفی علم غیب کی بندگان مقربین سے کر رہی ہین۔ ان چند سطور مین وہ صدہا آیات واحادیث کیونکر لکھی جاسکتی ہین جنہین نفی علم غیب کی انبیاء اور رسل سے بصراحت تمام ارشاد فرمائی گئی ہے پس یہ روایات ضعیفہ یا موضوعہ یا اقوال اہل بدعت واہواء کے ان کا مقابلہ کیونکر کرسکتی ہین۔ اور مومن بالقرآن وسنت ان کو بینات قرآنیہ پر کیون کر ترجیح دے سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ان روایات مین قضیہ محصورہ کا یہ کہان ہے جس سے مدعائی سائل حاصل ہو بلکہ قضایا مہملہ ہین جو قوت جزئیہ مین ہوتے ہین۔ ہان البتہ اس امر کا ہی انکار نہین ہوسکتا کہ بہت سے امور ما کان اور ما یکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسول کو مصلحت آلہی مین تھی۔ ان کا علم انبیا اور رسل کو البتہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صدہا علامات اور اشراط کی خبر جو مخبر صادق نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ مین واقع ہوئین اور ہورہی ہین اور ہوونگی۔ پس یہ روایات تو انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جاوینگی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک فی الصفات مخصوصہ ہے ونعوذ باللہ منہ اوعینا نچہ حضرۃ مسیح موعود کو بھی ہزاردن کائنات آئندہ کی خبر دیگئی تھی۔ جو اس ۲۵ سال اور حال مین واقع ہوئی اور ہونگی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامورین اللہ کو دیا جاتا ہے جسکے لئے ضرورت نبوت اور رسالت کو ہوتی ہے نہ وہ علم غیب جو خدائی کیلئے مخصوص ہے گہے برطارم اعلی نشینم۔ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف مین حضرت یعقوب کے قصہ مین وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوۃ سے جو قول نقل کیا ہے۔ وہ تو صرف احکام اور صفات اور افعال آلہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوۃ کے لئے ضروری ہے ہان اس مین شک نہین ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم مین تمام دیگر انبیاء سے فائق ہین اور بالضرور مصداق فوق کل ذی علم علیم کے ہین اور آیت ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم خاص صفت اللہ تعالی کی ہے۔ کیونکہ اول یارہ آیۃ کا یہ ہے۔ لہ ملک السموات والارض یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر۔

اس کے آگے ارشاد ہے۔ هو الاول والاخر الایہ
پس یہ آیت خاص اوسی ذات پاک کا وصف ہے جس کی صفت
له ملك السموات والارض ہے اور جس کی صفت
یحیی ویمیت ہے۔ اور جس کی صفت علی کل شئی قدیر ہے
پس اوسی کی صفت ہو الاول والآخر الایہ ہے۔ اگر کسی
شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی
نادانی محض ہے اور سیف سلول وغیرہ رسالہائے مردود
بمقابلہ نصوص مبینہ قرآنیہ وحدیثیہ کے ہمارے نزدیک
پرپشہ کے برابر بھی نہین ہین۔

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا در مسجد کا اور دونو در دائین بائین اسکے سب مسجد کے
ہی حکم مین ہین۔ مگر صف جماعت کا اس شان سے قائم کرنا
جس مین ستون وردون کی صفوف کے بیچ مین رہین کسی قدر
مکروہ ہے۔ وقد رخص قوم من اہل العلم فی ذلك
دیکھو صحیح ترمذی کو۔

جواب مسئلہ سوم

امام کے محراب مین کہڑے ہونیکی مخالفت یا بیچ کے در مین
کھڑے ہونے کا عدم جواز مجھ کو معلوم نہین کہ کس دلیل سے
ہے حالانکہ حدیث مین وارد ہے۔ صلی رسول الله صلعم
فی حجرته والناس یاتمون به من وراء الحجرة۔ رواه
ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء

جماعت کو نصیحت

(اقتباس از رسالہ جہاد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور مین اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص
طور پر سمجھاتا ہون کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتون سے پرہیز کرین
مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم
کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے مین نصیحت کرتا ہون کہ شر سے
پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے
دلون کو بغضون اور کینون سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم
فرشتون کیطرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے
جس مین انسان کی ہمدردی نہین اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے
جو نفسانی بغض کے کانٹون سے بھرا ہے سو تم جو میرے
ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے
کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہین بلکہ مذہب اس
زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا مین ہے اور وہ
زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئیندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی
صفات انسان کے اندر داخل ہو جائین خدا کے لئے سب پر رحم
کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مین تمہین ایک ایسی راہ
سکھاتا ہون جس سے تمہارا نور تمام نورون پر غالب رہے اور وہ یہ ہے
کہ تم تمام سفلی کینون اور حسدون کو چھوڑدو اور ہمدرد نوع انسان
ہو جاؤ اور خدا مین کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی
صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتین صادر ہوتی
ہین اور دعائین قبول ہوتی ہین اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہین
مگر یہ ایک دن کا کام نہین ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دہوبی سے سبق سیکھو جو
کپڑون کو اول بھٹی مین جوش دیتا ہے اور دئے جاتا ہے یہان
تک کہ آخر آگ کی تاثیرین تمام میل اور چرک کو کپڑون سے علیحدہ کر
دیتی ہین۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی
مین کپڑون کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھرون پر ملتا ہے۔ تب
وہ میل جو کپڑون کے اندر تھی اور اُن کا جز بن گئی تھی کچھ آگ
سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی مین دہوبی کے بازو سے مار
کھا کر یکدفعہ جدا ہو جانی شروع ہو جاتی ہے یہان تک کہ کپڑے
ایسے سفید ہو جاتے ہین جیسے ابتدا مین تھے یہی نفسانی نفس
کے سفید ہونیکی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی
پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قد افلح من زکّٰها یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح
طرح کی میلون اور چرکون سے پاک کیا گیا دیکھو مین ایک حکم
لیکر آپ لوگون کے پاس آیا ہون۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار
کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسون کے پاک کرنیکا جہاد باقی
ہے اور یہ بات مین نے اپنی طرف سے نہین کہی بلکہ خدا کا یہی
ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہان مسیح موعود کی
تعریف مین لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی
جنگون کا خاتمہ کر دیگا سو مین حکم دیتا ہون کہ جو میری فوج مین
داخل ہین وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائین
دلونکو پاک کرین اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دین اور دردمندون
کے ساتھ ہمدرد بنین زمین پر صلح پھیلاوین کہ اسی سے اُسکا
دین پھیلیگا اور اس سے تعجب مت کرین کہ ایسا کیونکر ہوگا
کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتون
کیلئے حال کی نئی ایجادون مین زمین کے عناصر اور زمین کی
تمام چیزون سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیون کو گھوڑون سے
بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتون
کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھون کے آسمان کے فرشتون سے
کام لیگا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہون گے اور بہت سی
چمکین پیدا ہون گی جن سے بہت سی آنکھین کھل جائین گی تب
آخر مین لوگ سمجھ جائین گے کہ جو خدا کے سوا انسانون اور دوسری
چیزون کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیان تھین سو تم صبر سے دیکھتے
رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا
مین لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانون مین لکھے جاؤ۔ اے حق کے
بھوکو اور پیاسو سن لو کہ یہ وہ دن ہین جن کا ابتدا سے وعدہ تھا
خدا ان قصون کو بہت لمبا نہین کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ
جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اسکی
روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی
چمکتی ہے۔ تو سب طرفین ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہین ایسا ہی ان
دنون مین ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے
کہ مسیح کی منادی بجلی کیطرح دنیا مین پھر جائے گی یا بلند مینار کے
چراغ کیطرح دنیا کے چار گوشہ مین پھیلے گی زمین پر ہر ایک
سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے
احسن انتظامون اور سیر و سیاحت کے سہل طریقون کو کامل طور پر
جاری فرما دیا ہے۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو
کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کیطرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی
اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثون مین ذکر ہے۔ دراصل اس کی بھی
یہی حقیقت ہے کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا مین پھیلیگی
جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے
اسلئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت
تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو
اکثر نبیون نے ذکر کیا ہے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
۱/۲ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
۱/۲ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
۱/۴ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
۱/۳ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱

بدرِ منوّر
مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ قریش

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اوّل سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کیطرح اس کی روانی ہے جسمیں کوئی رکاوٹ نہیں۔ بشر کے کلام کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی ہیں۔ اس واسطے اس میں شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا کہ اسبات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آیتیں کب اور کس سبب کے حتی میں اوّل نازل ہوئی ہیں۔ یہاں تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

نام — اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قریش ہے۔ کیونکہ اس میں قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب لِایلٰف بھی کہتے ہیں۔

رابطہ ماقبل اور مابعد کے ساتھ — اس سورۃ کے ماقبل قرآن شریف میں سورۃ الفیل ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرہہ جب بہت سے ہاتھی لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کیواسطے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کر کے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش یمن اور شام کی طرف تجارۃ کے واسطے جایا کرتے تھے اور ابرہہ کی اس ہلاکت سے تمام قوموں پر خانہ کعبہ کی عظمت کا رعب چھا گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلا کر قریش کو اپنی عبادت کیطرف متوجہ کرتا ہے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کا ربط باہم ایسا ہے کہ اُبی بن کعب اور ایسا ہی بعض دیگر بزرگ بھی ان دونوں سورتوں کے درمیان بسم اللہ نہیں لکھتے تھے گویا یہ دونوں ملا کر ایک ہی سورۃ ہے۔ دو جُدا سورتیں نہیں ہیں۔ سورہ مابعد یعنی سورۃ الماعون کے ساتھ اسکا یہ ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلا کر اپنی عبادت کیطرف متوجہ کیا ہے تو سورہ الماعون میں ان رذائل سے بچنے کیطرف توجہ دلائی ہے جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح و معانی الفاظ

قریش — قریش کا لفظ قرش سے نکلا ہے۔ قرش ایک سمندر کے جانور کا نام ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ دوسرے جانوروں کو کھا جاتا ہے مگر اُسے کوئی نہیں کھاتا یہ نہایت طاقتور جانور ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب سے اس قوم کا نام قریش رکھا گیا تھا۔ عرب کا ایک شعر ہے۔ ؎

وقریش ھی التی تسکن البحر
بھا سمیت قریش قریشا

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر میں رہتا ہے۔ اُسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

قرش کے معنے کسب کے بھی ہیں چونکہ قریش اپنی تجارت میں کسب اور محنت کے ساتھ اپنی روٹی کماتے تھے اس واسطے بھی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے۔ کہ تقرش جمع ہونے کو کہتے ہیں پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پراگندہ پھرتی تھی۔ پھر قصی بن کلاب نے ان سب کو حرم میں جمع کیا اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر رہنے لگے اسواسطے ان کا نام قریش رکھا گیا چنانچہ اس پر ایک شاعر نے کہا ہے۔

ابوکم قصی کان یدعی مجمعا
بہ جمع اللہ القبائل من فہر

تمہارے باپ قصی کا نام ہی ہو گیا تھا کہ وہ جمع کرنیوالا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

قبیلۂ قریش — قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دوسرا نام تھا۔ قبیلۂ قریش حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد میں سے تھا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے پیدا ہوئے جنہوں نے تمام جہان کو اپنے نور سے منور کیا اور بنی آدم کیواسطے روحانی کمالات کے دروازے کھول دئے اور تمام دنیا کی متفرق قوموں کو اور ان کے متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب میں جمع کر کے ایک ایسی توحید قائم کی کہ چار دانگ عالم میں

لا الٰہ الا اللہ

کا نعرہ گونج اٹھا۔ یہ توحید اس قلبی تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو آنحضرت صلعم کو اپنے رب اور خالق اور مالک کے ساتھ تھا۔ اگر محمدؐ دنیا میں نہ ہوتا تو انسانی روح کس تنزل کے گڑھے میں اب تک گری ہوئی ہوتی۔ اسیواسطے وہ فخر عالم و عالمیان ہے اور اگر روحوں کا خدا کیساتھ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ میں اس کمال تک پہونچنے والا نہ ہوتا جو اس پیارے نبی نے پہونچایا تو پھر دنیا کی حالت رذالت اس قابل ہی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ اُسے خلق کرتا اسیواسطے لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب آپکو عطا ہوا۔

نسب نامہ — اب میں قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے لیکر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہوں۔ اس جگہ اسبات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انساب عدنان تک بیان کئے ہیں اور اس سے اُوپر بیان نہیں فرمائے جس سے بعض لوگوں کو (جنمیں سر سید احمد خان صاحب بھی شامل ہیں) یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اُوپر انساب کا نام نہ آتا تھا۔ یا اس سے اُوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ یہود چونکہ اہل کتاب تھے اور لکھنے پڑھنے کا رواج ان میں عام تھا۔ وہ جہاں حضرت اسحٰق کا نسب نامہ محفوظ رکھتے تھے وہاں حضرت اسمٰعیل کا بھی بسبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ زمانہ کے بعد جب کہ قوموں کی جدائی اور اختلاف بڑھ گیا تو یہودی علماء نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ لکھنا اور اسکی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تھا وہ بہر حال محفوظ تھا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

میں یہ نسب نامہ ایک پُرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہوں جسکے نسخے ہمارے خاندان میں محفوظ چلے آتے ہیں اور سر سید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات میں عدنان تک لکھا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہاں تک ہر دو ایک ہی ہیں۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان میں اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بھی قریش میں سے ہے اس واسطے اس کے ساتھ ہی میں نے اپنا نسب نامہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بواسطہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عبد مناف کے جاملتا ہے۔
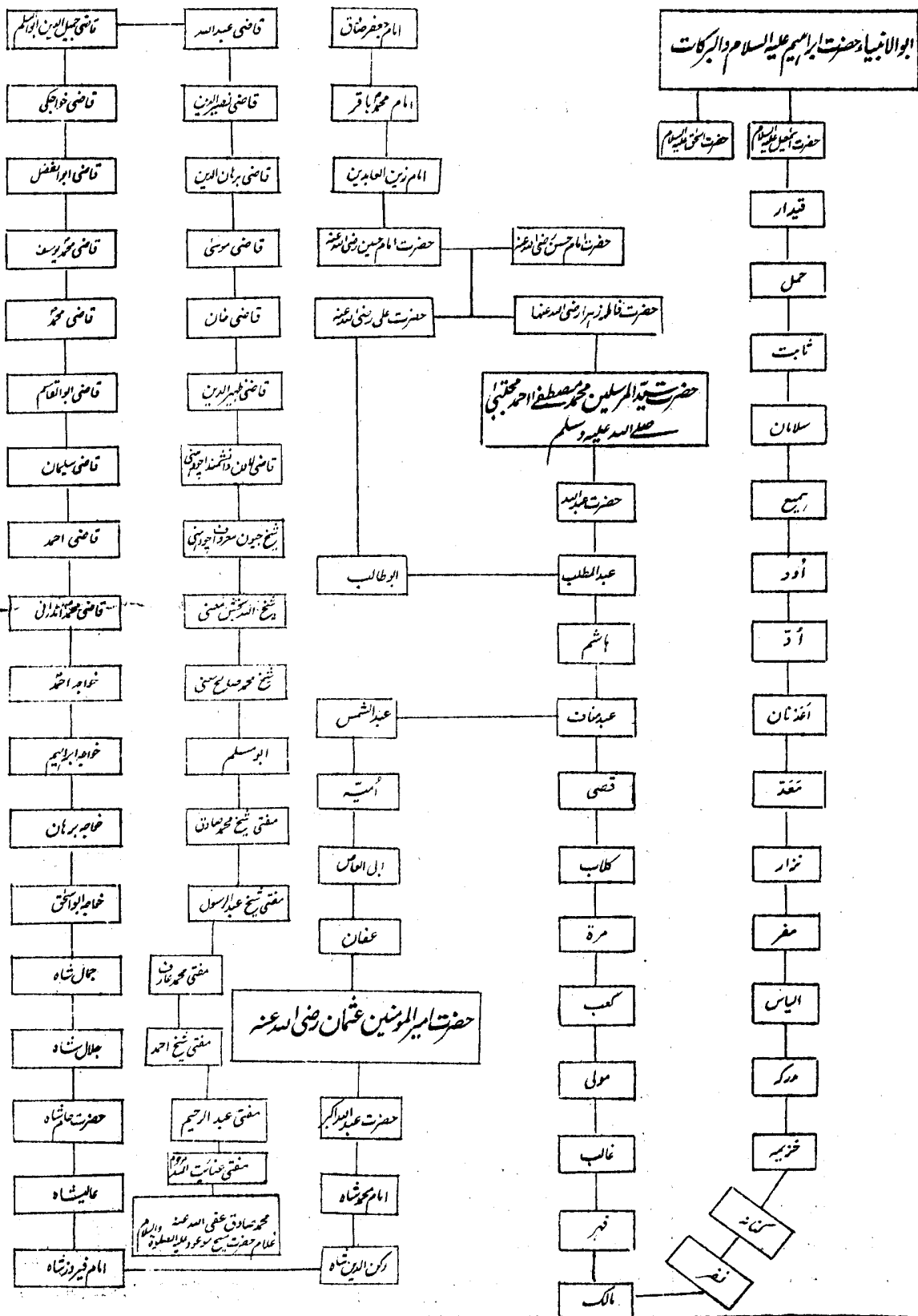
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چند سوالوں کے جواب

الحمد للہ ۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الیٰ یوم القیامۃ ۔

اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خاں بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت میں ارباب بصیرت و اصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ر دسمبر ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق ہند پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی و سوالات بے معنی تھا اور اس میں مختلف پیراؤں سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہیں اور ہمنے مختلف اوقات میں رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی میں بھیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایۂ ناز و افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکھا تو وہ اسی قابل تھے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت میں مستفسر کا فخر و مباہات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کر کے جوابات نمبروار ذیل میں درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۵ر دسمبر ۱۹۰۷ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون مفضول ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زاں چہ رسید کہ نداشت سیہ کافی سمجھتے ہیں ۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہوا اور ان کی تفضیلات کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر و احادیث میں موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر میں گنجائش نہیں لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگزاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اس کی بابت کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ میں ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا میں ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجدیہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہؓ کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتوں میں پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہیں ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تھے جن میں سے عشرہ مبشرہ بھی تھے البتہ حضرت علیؓ سابقین بالایمان میں سے تھے ۔ اور مہاجر بھی تھے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہؓ میں نہ تھی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی و وافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتھوں کو اس کے خونوں سے بچا لیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری زبانیں بھی خدا محفوظ رکھے گا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین میں سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت میں تمام کتب احادیث میں اعلیٰ و ارفع ہیں اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہوں واجب العمل ہیں خواہ کسی کتاب حدیث میں ہوں ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہوں ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر دونو سردو صاحبزادے متورع اور با خدا و مظلوم تھے اور صبر و استقامت کو خدا کی راہ میں دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسنؓ کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسینؓ کا واقعہ کربلا میں تیر و سنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت میں جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن و الحسین سید اشباب اھل الجنۃ ۔ ان کی اولاد میں جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوئے ہیں ۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید فرض و واجب نہیں ۔ اگر ابلیس پر بھی کوئی شخص تمام عمر میں لعنت نہ کرے ۔ تب بھی مواخذہ نہیں ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ و شافعی و احمد حنبل و مالک رحمہم اللہ کہلاتے ہیں ۔ ان کے مسائل جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسروں کو ہوا ہے ان کی تقلید اسی قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ اور کتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچھ ہو) تسلیم کرنا جائز نہیں ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اسیقدر قابل تسلیم ہیں جس قدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے مطابق ہیں ۔ باقی نا واجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے ہیں چلنا ۔ رہی یہ عبارت ۔ کہ جن کو لوگ پیشوا کہتے ہیں مثل حسن بصری وغیرہم ۔ اور اپنے شجرہ قائم کر کے بیعت کرتے ہیں یہ سوال تو انہیں سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہیں ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ میں" مشار الیہ کا پتہ نہیں ۔ لہذا اس کا جواب بھی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا و رسول کے پابند و عامل ہوں اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف میں فرمائی ہے ثابت کر دیں یا ان میں پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیۃ شریف اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہوں گے اور ان کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب ہوں گے ۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہوں ان کی تحریر یا تصنیف بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہوں ۔ باقی رہا انجام و مآل اور حق و ناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پھر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دیسکے ہمیں ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ... سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث ابنہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی میں سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ اگر کہاں صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ انا جیل میں موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

جواب نمبر ۱۰ - حضرت امام مہدی صاحب و دجال وغیرہ کے متعلق مستفسر صاحب کتب احادیث کی سیر فرماوین - اگر یہ کام وقت طلب اور متعسر معلوم ہو - تو حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ مین اختلاف روایات کو ملاحظہ کرین اور اگر تحقیقات ملحوظ خاطر ہے - تو عسل مصفیٰ مطبوعہ اسلامیہ لاہور ۱۹۰۱ء تمام و کمال معائنہ فرماوین اگر یہ قیمت سے خریدنے مین اپنا نقصان خیال فرماوین تو مجھے طلب کرلین - کیونکہ اس مختصر سوال کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابین طبع ہو چکی ہین اور اسکی تحقیقات کے واسطے گویا بحر ذخار مین غوطہ زنی ضروری ہے - بوجہ تطویل کے ترک لازم آیا -

جواب نمبر ۱۱ - لاریب و بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان امام اللہ فیوضہ علی العالمین مہدی معہود و مسیح موعود ہین - اور تمام علامات احادیث و نشانات ان کی ذات بابرکات مین اظہر من الشمس و ابین من الامس ہین اور جناب ممدوح کے اقرار و دلائل کا اظہار تمام کتب جناب ممدوح مین موجود ہے - اس مختصر مین گنجائش نہین - اس کے واسطے بہت بڑا دفتر درکار ہے - اس وجہ سے بجز اجمال کے اور کوئی چارہ نہین - مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب و سید احمد صاحب کی صلاحیت و حقانیت ان کی تحریرات سے ثابت ہے - انجام کار کی خبر خدا کو ہے -

جواب نمبر ۱۲ - حضرت سرور کائنات کو معراج بارہا ہوئی ہے - جیسا کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے اور قرآن شریف سے رات کے وقت معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہے - جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات عقلی سے ہے - اور خلاف قانون قدرت کے ہے - لہذا معراج جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجسم نورانی عین حالت بیداری مین ہوئی - یہ سوال کہ جسم نورانی کے وقت دوسرا جسم کہان تہا - یہ اہل کشف خوب سمجھتا ہے جو اس کوچہ سے نابلد ہو اسے کیا سمجھائین مختصر مثال یہ ہے کہ خواب کے وقت جو جسم دور دور تک ہو آتا ہے وہ بہی ہوتا ہے اور یہ موجودہ جسم خاکی بہی - رہا یہ سوال کہ اس کا جواب مدلل بدلائل شرعیہ ہو - وہ دلائل تمام کتب اہل اسلام مین موجود ہین - لہذا اس سے اعراض کیا جاتا ہے - کیونکہ وہ مختصر الفاظ مین ادا نہین ہوسکتے - اس وجہ سے ترک مناسب معلوم ہوا -

جواب نمبر ۱۳ - اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے برگزیدہ کرلے - یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچہ چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر - اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے - البتہ یہ نہین ہوسکتا - کہ بغیر اتباع کتاب اللہ و کتاب الرسول اور بجز بلقہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیحدہ شریعت قائم کرسکے یا کتاب اللہ مین کسی قسم کی کمی و بیشی کرسکے - بروزی حالت مین ہوسکتا ہے آیت، و اٰخرین منہم لما یلحقوا بہم و حدیث ذیل خیال طلب ہے -

حدثنا عن ابی الواصل عن الحمید عن ابی صدیق عن الحسن بن یزید السعدی عن ابی السعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجلاً من امتی یقول بسنتی ینزل اللہ عز و جل القطر من السماء و یخرج الارض برکتہا و تملاء الارض منہ قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملک سبع سنین - رواہ ابو داؤد و کذر فی المشکوۃ - یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت مین سے ایک شخص برآمد ہوگا - جو میرے فضل کا ذکر کریگا - اور اللہ تعالیٰ اس کی خاطر سے مینہہ برسائیگا - اور زمین اپنی برکت نکالیگی - اور اس سے زمین عدل و انصاف سے بہر جائیگی جس طرح وہ ظلم و جور سے بہری ہوئی ہوگی - سات سال تک مالک ہوگا - روائیت کیا ابو داؤد نے اور مشکوۃ مین بہی یہ حدیث درج ہے -

جواب نمبر ۱۴ - سید احمد خان علیگڈہی کا عقیدہ - ان کی کتابون مین لکھا ہوا ہے - اس کو ان کی تالیفات مین دیکھنا چاہیئے انکی تحریرات مین جسقدر موافق کتاب اللہ کے ہو (اگر کچہ ہو) اُسی قدر مان لینے کے لائق ہے - ورنہ نہین -

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

العارض

حکیم مولوی انوار حسین خان - احمدی شاہ آباد ضلع ہردوئی - مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۸ء

بیعت - مستری چراغ دین صاحب ساکن نظام آباد نے حضرت اقدس کی بیعت بذریعہ خط کی ہے

ایک معزز دوست کی فرمائش پر نام خصوصیت سے یہان لکہا گیا۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ - برادر محمد حیات صاحب اطلاع دیتے ہین کہ کوئٹہ کی انجمن احمدیہ کا تمام بلوچستان کیواسطے انجمن ضلع ہونا صدر مقام سے منظور ہوگیا ہے اس لئے تمام احمدی جو حدود بلوچستان مین رہتے ہون اس معاملہ مین عالم شیر خان صاحب سارجنٹ پولیس واسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ساتہ خط و کتابت کرین -

---

ضرورت

مطبع بدر مین ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو لکہہ سکتا ہو - درخواست کے ساتہ نمونہ خط لکہا ہُوا اور چہپا ہُوا آنا چاہیئے۔

رسید زر

۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء
۲۸۱ مفتی گلزار محمد صاحب عمر
۱۸۰۸ مولا بخش صاحب للعمر
علی شیر سپاہی گوجرات ۶؍
حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ عہ
۱۲۳۳ بابو غلام غوث صاحب للعمر
۱۰۹۳ رحیم بخش صاحب ـــ
۱۸۵۹ فضل داد صاحب للعمر
۱۴۹۴ محمد علی صاحب للعمر
۱۳۱۶ عبد العزیز صاحب ۱۲
۱۴۵۶ ڈاکٹر محمد رمضان للعمر
۸۲۵ امام الدین صاحب للعمر
۱۸۶۳ محبوب علی صہ
۱۸۴۳ مستری محمد دین صاحب ـــ
۲۸۱ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب ـــ
۱۴۱۵ عمر الدین صاحب للعمر
۱۹۸ شیخ احمد صاحب ۱۲
۱۵۳۶ نبی شاہ صاحب ـــ
۱۶۹۸ شیخ خدا بخش صاحب ۶؍
۲۶۷ مولا دین صاحب للعمر
۱۲۲ حافظ فضل احمد صاحب للعمر
۲۱۵ حکیم خادم علی صاحب ـــ
۱۵۰۵ غلام محمد صاحب للعمر
۱۰۰۱ مولوی غلام حسین صاحب للعمر
۱۲۶۹ سید مدثر شاہ صاحب للعمر
۱۴۱۶ سلطان ابراہیم صاحب للعمر
۵۲۵ ڈاکٹر محمد حسین صاحب صر
۲ جنوری ۱۹۰۹ء
۱۱۴ مدد علی صاحب ـــ
۳ و ۴ جنوری ۱۹۰۹ء
۸۷۴ محمد یعقوب صاحب ـــ
۵۲۲ عبد الرحمن صاحب للعمر
۹۵۲ محمد عبد الرشید صاحب عا
۱۸۹۵ محمد حسین صاحب للعمر
۱۶۷ چودہری کرم الٰہی للعمر
۵ جنوری ۱۹۰۹ء
۱۲۱۹ جان محمد صاحب ۱۲
۲۹۸ حکیم فضل دین صاحب ۱۲
۶ جنوری ۱۹۰۹ء
۱۲۹۴ فضل کریم صاحب عمر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ ۔ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الیٰ یوم القیامۃ ۔

اما بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت مین ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ ردسمبر ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق ہند پریس مرادآباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی وسوالات بے معنی تہا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بہیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایہ نازو افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکہا تو وہ اسی قابل تہے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تہا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر ومباہات زیادہ تر قابل اعتماد واستناد عوام کالانعام ہوجاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۵ ردسمبر ۱۹۰۷ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زبان چاربیکے نداشت عیب کافی سمجہتے ہین ۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہوچکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث مین موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام است پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکہنا چاہیئے اس کی بابت کچہہ نہین کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ۱ مین ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی وحضرت معاویہ وعائشہ صدیقہ رضہ کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تہے جن مین سے عشرہ مبشرہ بہی تہے البتہ حضرت علی رضہ سابقین بالایمان مین سے تہے ۔ اور مہاجر بہی تہے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رضہ مین نہ تہی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول حنیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتہون کو اس کے خونون سے بچالیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبانیز بہی خدا محفوظ رکہے گا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ وارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن وامام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر وہ ہر دو صاحبزادے متورع اور باخدا ومظلوم تہے اور صبر واستقامت کو خدا کی راہ مین دکہلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسن رضہ کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رضہ کا واقعہ کربلا مین تیر وسنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوگئے ہین ۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید پر فرض وواجب نہین ۔ اگر ابلیس پر بہی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے ۔ تب بہی مواخذہ نہین ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ وشافعی واحمد حنبل ومالک رحمہم اللہ کہلاتے ہین ۔ ان کے مساعی جمیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچہہ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہین ۔ باقی ناواجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے مین چلنا ۔ رہی یہ عبارت کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم ۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ مین" مشار الیہ کا پتہ نہین ۔ لہذا اس کا جواب بہی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا ورسول کے پابند وعامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کردین یا ان مین پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیۃ شریفہ اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بہی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول ومحبوب ہون گے ۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بہی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہون ۔ باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کرسکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پہر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دے سکے ۔ ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ... سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ وقد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ انکو کہان صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ انا جیل مین موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفر الدین قاچار شاہ ایران نے اپنی ملک کی پولیٹیکل حالت کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حال پارلیمنٹ سے چند شرائط اور بڑھائی ہین جن مین سے بعض کو ہم یہان لکھتے ہین۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کو ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ سبز سرخ اور سفید ہوگا۔ جس پر آفتاب اور شیر ببر کی تصویرین ہون گی۔ .... کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ ...... قانون کی نظر مین سب ایرانی مساوی الدرجہ ہون گے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ ..... غیر منقولہ جائیداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ .... بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا ...... کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلاوطن نکیا جاوے۔ ...... ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ .... سوائے اسلام کی مخالف کتابون کے ہر قسم کی کتابین شائع ہوسکتی ہین۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھاپنے والون کو سزائین دی جائین گی۔ .. .. تخت ایران نسلاً بعد نسلاً جلالتمآب محمد علی اور ان کی اولاد کے قبضہ مین رہیگا۔ ...... جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونو ہوسون اور جلسہ وزراء کے سامنے آکر یہ قسم نہ کھائے کہ مین خداوند عالمین کو گواہ کرکے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کھاتا ہون کہ استحکام سلطنت ایران پر مین اپنے تئین مستقل رکھون گا اور پولیٹیکل قوانین کی حفاظت کرونگا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو کچھ کرونگا۔ اس مین خداوند عالمین کو حاضر و ناظر سمجھونگا اور کوئی ایسی بات نہ کرون گا جس مین ایران کی بھلائی نہ ہو۔ مین خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ اصلاح ایران مین میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی و مددگار ہون مین کوشش کرکے مذہب شیعہ کو فروغ دونگا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جاوے گا۔ ...... بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہ ہون گے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونو ہوسون مین جواب دہ ہین۔ ..... جو شخص مسلمان نہو اور ایران مین پیدا و پرورش نہ ہوا ہو۔ اور نیز ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہین ہوسکتا .... کوئی جج یا مجسٹریٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جاوے۔ ..... غیر ملک کا کوئی آدمی فوج مین بھرتی نہ ہوگا جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک مین رہنے پائیگی اور نہ ہی اندرون ملک سے گذرنے پائے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہین۔ کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طہران مین بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیون کے مجمع مین مفصلہ ذیل تقریر کی۔

ہمارے صوبے بغاوت پر آمادہ ہین۔ ملک مین کوئی حکمران طاقت نہین ہے اور جہاں کہین ہے وہاں بھی اس کا عمل درآمد رعایا اور امن عامہ خلائق کے خلاف ہو رہا ہے دشمن ہمین ہر دو جانب سے دبا رہا ہے ملک کو غارت و برباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیون کا خون بہا رہے ہین اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبون کو اوجاڑ رہے ہین۔ روسی سازشین خاص پایۂ تخت اور دربار شاہی مین دن بدن بڑھتی جاتی ہین۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ وہی اسباب کیون کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہین جن کا اثر یہان برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہین سمجھ سکتے تو مجھے اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

"مین کہہ سکتا ہون کہ اس سب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سازش کا بانی مبانی ہے یہ تمہارا شریک حال نہین ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ مین ہر قسم کی رکاوٹ جبکہ اس کے امکان مین ہے پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ عوام کی جو امیدین اس کے ساتھ وابستہ مین منقطع ہو جائین"

جب کہ اسپیچ مذکور ختم ہوگئی تو چند سو آدمی جنکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اٹھے اور چیز ظاہر کرنے کیلئے دئے۔ کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہین۔

دونو عبارتون کے پڑھ لینے سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رگ کس قدر جوش پر ہے اور پھر باوجود اس کے بدامنی کس درجہ پر ہے۔

ہمارے نئے لفٹنٹ گورنر بالقابہ

واضح ہو کہ سر لوئیس ڈین صاحب امتحان سول سروس پاس کرکے ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو ہندوستان مین تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ بطور اسسٹنٹ کمشنر کے اسی پنجاب مین تعینات کئے گئے تھے اور آپ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء مین سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۸۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب موصوف ریٹائر ہوگئے تھے اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد آپ لاہور مین سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کورٹ پنجاب مین بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۸۶ء مین ضلع گوجرانوالہ کے افسر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء مین پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے چھ سال بعد ۱۸۹۸ء مین گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے جبکہ فرلو کی لمبی رخصت پر ولایت تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۰۱ء مین ولایت سے واپس آنے پر ریزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۲ء کے موسم بہار مین جبکہ سر ہیو بارنس صاحب بہادر نے ملک برما کی لفٹنٹ گورنری حاصل کی تب ان کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سررشتہ فارن کے سیکرٹری مقرر کئے گئے اور جب سے اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے ہین ۱۹۰۴ء کے ماہ اکتوبر مین جو خاص سفارت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج افسر تھے اور ۱۹۰۵ء کے موسم بہار مین کابل سے واپس آنے پر پھر فارن سکرٹری کا عہدہ پر کیا اور انہین خاص خدمات کے صلہ مین آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۹۰۲ء مین آپ سی ایس آئی کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

عبرت

حیدر آباد دکن مین موسیٰ ندی کے کنارے ایک فیل خانہ ہے جس مین ایک مست ہاتھی ہے، اس نے اپنے پاس سے گذرنے والی ایک لڑکی کی کمر مین سونڈ ڈال کر اٹھا لیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا پھر لڑکی کی ٹانگ پر پاؤن رکھ کر سونڈ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چیر ڈالا دونو ہاتھ شانون سے الگ کر دیئے۔ کھوپری کے کئی حصے کر دیئے۔ اور لاش کے ٹکڑے نیچے لیکر بیٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی گئی مگر وہ ٹکڑے نہ دیتا تھا۔ آخر دس برچھیان اس کی سینہ مین چبھو کر سونڈ آسمان کی طرف کرلی گئی اور قریباً سو سوار بہالہ اردن نے ہاتھی کے تمام جسم پر برچھیان چبھوئین اور کئی چرکے اس کی دم پکڑ کر تانے رہے جب جاکے خاص مہاوت نے گوشت کے چند ٹکڑے نکالے ہم نے اس موت کی مفصل کیفیت اس خیال سے لکھی ہے کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کرکے اکڑ و غرور و نخوت طول امل خدا سے بے پروائی چھوڑ دے

دلچسپ باتین

شاہ لیوپولڈ عرصہ سے بیوی کی تلاش مین سرگردان تھے آخرکار پیرس کی ایک لیڈی جوکسی لارڈ کی بیوی تھی شادی کرنیکو پر رضامند کرلیگئی ۔ سیر کا بہانہ کرکے وہان پہونچے اور پیرس مین پہونچکر شاہ موصوف نے کسی گاؤن کے چھوٹے سے گرجے مین نکاح کرلیا ۔ کچھ عرصہ بعد جب بچہ پیدا ہوا تو راز کھلا پارلیمنٹ بادشاہ کی اس حرکت سے ناراض ۔ ان کو کاروبار سے علیحدہ کردیا ہے ۔

آرام پسندی یہان تک ترقی کرگئی ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کمرے مین سے اگر کوئی چیز دور پڑی ہو تو اس کو لینے کے لئے اٹھنا نہ پڑے ایک ایسی ایجاد کیگئی ہے جس سے کرسی کی نشست ایک کمانی کے دبانے سے چل سکتی اور رک سکتی ہے ۔ پس جب چاہین ایک سرے سے دوسرے تک جاسکتے مین ۔

سنہری مچھلی کی دم مین پیوند لگانے کی صنعت کو جاپانیوں نے کہان تک پہونچا دیا ہے ۔ یہ مچھلی بچہ ہوتی ہے تو اس کا گوشت ایسا شفاف ہوتا ہے کہ جسم کے کل اعضا صاف صاف نظر آتے مین ایسے وقت مین مشاق جاپانی اور تجربہ کار جاپانی اپنی آنکھون پر خوردبین کا آئینہ لگاکر چھوٹے چھوٹے اوزار ساتھ لیکر پانی کی تہ مین چلا جاتا ہے اور مچھلی کی دم تراش کر ۳ و ۴ دم مین لگا دیتا ہے اور پٹی باندھ دیتا ہے اس طرح عجیب گچھے دار دم نکلتی ہے ۔ جو ۲۰۰ پونڈ تک قیمت پاتی ہے ۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے مظفرگڑھ کے فرقہ ارایان کو بھی زراعت پیشہ اقوام مین داخل کرنا منظور فرمایا ہے اب تک زراعت پیشہ نہ سمجھے جاتے تھے ۔ خاص عائت مین شامل ہونا مبارک !

آسٹریلیا کی خبر سنئے وہان سخت گرمی ہے ۔ سایہ تلے بھی پارہ ۱۰۸ ڈگری سے اوپر یہان کے صوبہ وکٹوریہ مین گرمی کی شدت سے تین درجن آدمی مرگئے ۔

شراب نہ پینے کی وجہ ایک پادری نے خوب بیان کی ۔ کہ مین ۱ ۔ اس سوسائٹی کا ممبر مین ہون ۔ ۲ ۔ ابھی گرجے مین جا رہا ہون ۳ ۔ مین ابھی ایک جام چڑہاکر آیا ہون (خوب !)

دلچسپ باعی

بنیون نے یارب خدائی لوٹ لی ۔
لوٹ لی تیری دہائی لوٹ لی ۔
چٹکی بھر آٹے مین مٹھی کو مروڑ
بنیون نے ایک ایک پائی لوٹ لی
ہاتھا چہانٹی اس قدر کی ہے کہ اب
اگلی پچھلی سب کمائی لوٹ لی ۔

سینگدار عورت ملک کناڈا سے ڈاکٹر آر سی لارنس لکھتے ہین جسکی تصدیق شہر ہلٹن کے کئی ڈاکٹرون نے بھی کی ہے ۔ کہ ایک عورت کے ۵۵ سال کی عمر مین پیشانی پر ایک سینگ نکلنا شروع ہوا وہ کھوپری سے ملحق تھا اور بڑھ کر دو انچہ ہوگیا ۔ کوئی دو سال ہوئے کہ عورت کا سر دروازہ مین لگنے سے یہ سینگ بقدر ایک انچہ کے ٹوٹ گیا ۔ مگر بڑھ کر پھر پانچ انچہ ہوگیا تلے مین اس کا قطر ایک انچہ تھا ۔ اور اوپر کا حصہ نوکیلا تھا ۔ ڈاکٹر لارنس نے عمل جراحی کے ذریعہ سے اسکو کاٹ ڈالا ۔ وہ مینڈھے کے سینگ کے مشابہ تھا ۔

مہاتما ۔ آنکھ بچی اور پرایا مال اپنا ۔
لڑکے ۔ جوکسی کی پرواہ نہ کرین ۔ باپ کی لاج نہ ماں کا ڈر
دوست ۔ سوائے مصیبت اور سب وقت حاضر
نوکر ۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کیوقت غیر حاضر
برادر ۔ دل مین کھپٹ اور ظاہر مین جھپٹ ۔
حکیم ۔ ڈاکٹر ۔ وید ۔ موقع بنے تو مریض کو سیدھا عدم آباد کو روانہ کردین ۔
پنڈت ۔ ملا ۔ پیٹ کے واسطے عوام کو چاہ جہالت مین دھکا دیکر گمراہ کرین ۔
پلیڈر جس ہانڈی مین کہائین اسی مین چھید کرین
بعض حاکم ۔ مٹھی گرم طبیعت نرم
عالم ۔ خود را فضیحت دیگران نصیحت ۔

اعداد وشمار

ماہ نومبر مین پنجاب مین ۸۲۷۸۹ بچے پیدا ہوئے ۔ اور فوتیدگی ۶۵۰۲۹ ہوئی ۔ (افزائش مبارک)

سندھ کی مصری کپاس گیارہ سو اکاسی من چودہ روپیہ اڑہائی آنے نرخ تک سب جاپانیون نے خرید لی ۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۲۰۲۲۳ اموات ہوئین کل تعداد اس ہرجانہ کی جو چین نے غیر طاقتون کو دینا ہے چھ کروڑ چالیس لکھ ہے ۱۹۴۱ء تک ۔

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی ہے ۔ جمعرات کو دو لاکھ اونس کیپ گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکھ بیس ہزار سات سو پونڈ کا قرضہ لندن مین شائع ہوا ۔ ۳½ فیصدی ۔

لاہور و حصار مین پیداوار فصل کی بقدر ۴ر
گوڑگاؤن ۔ کرنال ۔ کانگڑہ فیروزپور
منٹگمری وگوجرانوالہ ۶ر
جالندہر ۔ گورداسپور سیالکوٹ اٹک
میانوالی ۔ ملتان ۔ جہنگ مظفرگڑھ مین ۸ر
انبالہ ۔ امرتسر ۔ ڈیرہ غازی خان ۱۰ر
ہوشیارپور ۔ گوجرات ۔ راولپنڈی ۱۲ر

پنجاب کی اندرونی تجارت کی رپورٹ مین مذکور ہے کہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۷ء تک پنجاب کی تجارت درآمد کی اوسط ۲۹۱۲۱۵۰۷ من اور قیمت ۲۰۶۲۲۷۲۷۹ اور برآمد کی ۴۱۴۰۲۲۰۴۵ من اور قیمت ۱۹۶۳۳۲۵۳۵ روپے نکلتی ہے ۔ یکم اپریل سے ۳۰ نومبر تک ۱۷½ کرور پونڈ چاہئیے تمام ہندوستان سے بذریعہ جہاز

اب تک طاعون سے ہندوستان کے اندر ۶۰ لاکھ موتین ہوچکی ہین ۱۹۰۴ء مین تقریباً گیارہ لاکھ فوتیدگیان ہوئین ۔

گورنمنٹ ہند بمبئی مین انسداد طاعون پر ۲۵ لاکھ صرف کرچکی ہے

ضلع پشاور مین بروے گذشتہ مردم شماری کے سوا پانچ لاکھ آبادی ہے سنہ ۹۳ء مین ایک لاکھ ۳۳ ہزار گائین بھینس اور اٹھارہ ہزار اونٹ ۔

محصول نمک کی شرح مین کمی کرنے کے سبب گذشتہ ۹ ماہ مین ۱۹۰۶۷۲ من زیادہ نمک خرچ ہوا ۔ جن سے محاصل مین ۱۳۱۳۴۶۰۵ روپے کی کمی ہوئی ۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان مین ۳ لاکھ چودہ ہزار افراد کامون پر تھے ۔ ہفتہ ماسبق سے ۸۳ ہزار زیادہ ۔

صوبجات متحدہ مین ۱۳ مارچ تک قحط زدگان کی پرورش پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا ۔

امرتسر پٹی کی شاخ ریلوے ۲۰ میل تک ہوگی جس کمپنی کے مشترکہ سرمایہ سے بن رہی ہے اس کا صدر مقام بمبئی ہے ۔ اسکے حصون کی قیمت بجائے سو کے ایک سو دو ہوگئی ۔ اوسط آمدنی فی میل ۱۲۵ روپے فی ہفتہ ہوچکی ہے ۔ (حیرت)

پونا کے لوگون مین پنچایتی فیصلے ہونے شروع ہوئے انہون نے ۱۳ ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا ۔ ۳۰ لاکھ روپیہ متعلقین کو دلوایا جسپر خرچ قریباً ۴ ہزار ہوا ۔ ۱۴½ لاکھ کی بچت ۔

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ شہر لاہور مین ۲۰ لاکھ گیلن پانی ہر روز خرچ ہوتا ہے جس سے ۵ لاکھ ضائع جاتا ہے ۔

ہندوستان کی تجارت ترقی پر ہے سال رواں کے ابتدائی آٹھ ماہ

مین درآمد کی مقدار ایک کروڑ ۱۲ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ ، ۲ لاکھ ہے۔

ٹرنسوال کے ایک سو سولہ ہندیون سے جو جنگی سپاہی رہ چکے ہین ۔ ۔ ۔

لارڈ ایلجن کو دردناک مضمون کی لکھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر ذلت وخواری سے ہماری حفاظت نہین کرسکتی تو سب کو میدان مین کہڑا کرکے توپون سے اُڑا دے ہم جان دین گے اور اُف تک نہ کرین گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودھپور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے کاریگرون نے شکایتون کی عدم شنوائی سے تنگ آکر کام بند کردیا۔

ایک شکایت انکی یہ ہے ہم سے نو گھنٹہ روز کام لیتے ہین ایک گھنٹہ کم ہو۔ اگر کام کرائین تو اُوور ٹائم دین۔ دوسری یہ کہ سالانہ ترقی بند ہے۔

کلکتہ مین ٹریموے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چُرانے کے جرم مین ملزم بنا۔ جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اُسے پہنے ہوئے تہا۔

فرنچ سپاہ پچاس میل کا فاصلہ بعجلت طے کرکے کاسابلینکا مین پہونچی اور مولائے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کردی جسے اُس نے کچھ عرصے کے بعد مغلوب کرلیا۔

اِدہر مراکش کے قبائل ۔۔ نے جہاد کا اعلان کردیا ہے۔

برانڈرتھ روڈ جسے کیلون والی سڑک بہی کہتے ہین وہان ایک معزز شخص صبح کیوقت جارہا تہا۔ قضاء حاجت کے لئے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک بدمعاش نے کیلون سے نکلکر انکو لات ماری اِستنے مین دو اور شخص بہی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے بیچارے کی جیب سے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوئٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا تمام سرکاری کاغذات بھی تلف ہوگئے (افسوس)

راولپنڈی کے بڑے بازار مین آتش زدگی ہوئی ایک دوکاندار نے دس بارہ ہزار کا نقصان اُٹھایا کہتے ہین کہ نقب لگاکر چورون نے آگ لگا دی۔

ترہٹ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن مظفرپور دکانتی کے درمیان ایک اپ گوڈس ٹرین ۲۰ ڈون مکس ٹرین گاڑی سے ٹکرا گئی جسکا ڈرائیور زخمی فایرمین ہلاک ہُوا۔

کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ مین آگ لگی۔ سترہ ہزار کا نقصان ہُوا۔

پیگو مولمین ریلوے سیکشن ۔۔ پر گاڑی پٹری سے اُتر گئی کیونکہ سڑک پر ایک بھینسا چڑھ آیا۔ کئی گاڑیان پٹری سے اُتر گئین۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

۱۲ جنوری کو جس وقت زلزلہ بلوچستان مین آیا ۔ اُسی وقت پانیرسیسی مین بہی آیا۔ شریع مین دو جھٹکے آئے نُشاری اور پرنائی مین بہی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگالہ کو پاؤن پھسلنے سے کلائی مین چوٹ آئی۔ جلسہ سٹیٹ بال مین شریک نہ ہوسکے (افسوس)

حاجیان حجاز مین وبائے ہیضہ بہت تباہی ڈہا رہی ہے ہر روز بروئے اوسط دو سو مرتے ہین۔ (عبرت)

ایکرہ (غرب افریقہ) مین طاعون پہوٹا۔ منگلوار، جنوری کی صبح کو ۱۲ بجے کابل مین زلزلہ محسوس ہُوا۔

جنوبی ہند مین نیلگری ریلوے کی سڑک پر دو جگہ پہر ٹیلے آپڑے۔ آمدورفت مسدود۔

سری نگر کشمیر مین ۱۵ جنوری کی رات بوقت دو بجے شب حلوائی کی دوکان مین آگ لگی۔ تین سو مکانات جل گئے۔ ۱۶ تاریخ کو پہر نمودار ہوئی۔ لیکن صرف ایک ہی دوکان جلا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (وقنا عذاب النار)

کرمان شاہ مین تہوڑی دیر کے لئے غدر ہو گیا۔ رعایا نے سرکاری خزانہ لوٹ لئے اور حاکم کے محل پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔

کیمبل پور سے ایک آتش زدگی کی خبر آئی۔ قریباً ۴۰ - ۵۰ ہزار کا نقصان۔

جمعہ گذشتہ کو لندن مین مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدلوکی خواہشمند عورتون کی بھیڑ نے حملہ کیا۔ پانچ عورتین گرفتار ہوئین۔ نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر ۶ ہفتہ سزائے قید دیگئی۔

ہنگامہ میمن سنگہ کے الزام مین پچاس آدمی پکڑے گئے تہے چار پر مقدمہ چلایا گیا۔

سٹیشن جنگری پاتہ پر حملہ کرکے جو گروہ سات سو روپیہ لے گیا تہا اُس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔

ٹریموے کی دو مسافرون پر دو بنگالیون نے شدید حملہ کیا۔

کیا ہونیوالا ہے؟

سنہ ۱۹۱۰ع مین بمقام برسلز ایک عالمگیر قومی نمائش ہوگی۔

ٹرنسوال کے ہندیون پر جو مظالم روا رکھے جاتے ہین اس کے متعلق بمبئی مین ایک عظیم الشان جلسہ ہونیوالا ہے۔ مولویون نے اپنے مقتدیون کو اور ہندؤن نے اپنی برادریون کو ٹاؤن ہال کے اعتراضی جلسہ مین جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔

ایک نئی شاخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو دہوے کے سٹیشن میرپور سے مقام جہودو تک ، ۴۰ میل فاصلہ۔

ایک اعد تار سے سیخوروگہاٹ تک بڑہائی جائیگی۔ برہم پتر کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑھے آٹھ میل بمبئی کیطرف ایک اور شاخ ریلوے تنگ پٹری بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ گویا وگنج تک ہوگی۔ پہر براہ مالپور کے اس کو مقام سگھنج تک لے جائین گے۔ اور اُسی ریلوے کی ایک شاخ نالپور سے براہ زونا دادہ مقام گودر تک بڑہائین گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربرآوردہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے آرام سے زندگی بسر کرتا تہا۔ دونو میان بیوی جادوگرون کے چنگل مین پہنس گئے۔ انہون نے میان بیوی کو یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کرین گے۔ تو ضرور تمہارے ہان لڑکا پیدا ہوگا۔ اس مالدار سے چندروز تک تو دو جادوگر اپنی بھینٹ لیتے رہے۔ مگر آخرکار ایک روز وہی شخص جو ذات کے بڑھئی تھے اور جن کا نام کاشی رام اور دیتھوبا تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ آج ہم تمہارے مکان مین پوجا کرین گے۔ تم دونو جُدا جُدا کمرون مین خوشبویات جلاکر سو جاؤ اور نیز اپنے گھر کے ملازمون کو ایک رات کے لئے گھر سے جدا کردو۔ ان کی ایسی باتین سُن کر میان بیوی تیار ہوگئے اور انہون نے ایسا ہی کیا۔ دونو جُدا جُدا کمرون مین سو گئے اور جادوگرون نے پوجا شروع کی۔ آدھی رات گذرنے پر کاشی رام نے ایک چھرا اُٹھایا اور دونو میان بوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ بیچارے خواب غفلت مین پڑے تھے تو مین ان عیار قاتلون نے تمام گھر کا مال اسباب میاکی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند پڑا رہا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر لاشونکی سڑاند سے محلے والونکو شک گذرا اور انہون نے پولیس مین رپورٹ کی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور کاشی رام دیتھوبا کو گرفتار کیا عدالت ماتحت نے دونو پر جرم ثابت پاکر سشن سپرد کردیا سشن جج نے

خبرین

کیسی عبرتناک موتین ہین ایک صاحب اپنی عالت لکھتے ہین والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کرکے واپس آئے تو برادر حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بہائی اسی شب کو ہمشیر خالہ اس سے دوسرے روز خالو تیسرے روز خالہ زاد بہائی رات کو دوسرا خالہ زاد بہائی (لدوا للموت وابنو للخراب)

ضلع جہلم کے موضع ادہروال مین سکہون کی دہرم سالہ جلانے کا جو مقدمہ جہلم مین دائر تہا۔ اس کے تمام ملزم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوئے۔

طاعون کے ایام مین باشندے نکل گئے تہے۔ پیچھے سے کسی نے یہ کارروائی کی تہی۔

برما ریلوے کے ملازم سندر سنگہ پر الزام تہا۔ چلتی ریل گاڑی مین ایک یورپین لیڈی پر جملہ کرنے کا چار سال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیون نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ جنوری مین طاعون سے ۱۰۹۱ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتے ۲۲۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بلوچستان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد مین باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔

سنگیان وبرنام مین ملاوا ڈوسے کے کارخانے مین آگ لگی۔ یہان ۶ لاکھ روپے کی کپاس جمع تہی۔

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب راول پنڈی سے روہان ضلع ڈیرہ غازی خان کو تبدیل کئے گئے ہین اس علاقہ کے واسطے خاص خوشی کی بات ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیواسطے جاتا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجین عظیم جنگ کی تیاریان کر رہی ہین۔ ذخیرہ فوج جذب کیگئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پچھلے ہفتے رائیگن کے متعلق چھپی تہی اس کی آپنے تردید کی ہے کہ نہ مجھے گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی نہ مینے چیف کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو مسٹر مارٹی نیو کے فیصلے سے نکالدے۔ جو پولیس کے خلاف تہے۔

اصل بات یہ ہے مسٹر رائیگن نے چیف کورٹ کی توجہ اس جانب کھینچی تہی کہ مسٹر مارٹی نیو نے خاص سرکار کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلے مین حملے کئے ہین۔

بلوہ راول پنڈی مین جن ملزمون کو سزا ہوئی تہی ان کی اپیل چیف کورٹ سے خارج ہوئی۔

"اگنی" (تصنیف دہرم پال) کے متعلق دیوسماج نے جو استغاثہ دائر کیا تہا۔ اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دئے ہین۔

قسطنطنیہ مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شرابخانے مین جاتا ہوا یا نکلتا ہوا ملے۔ تو فوراً گرفتار کرلیا جائے (بہت مناسب)

ریلوے میل سروس کے ایک ہندو سارٹر کو رجسٹری شدہ لفافہ مین سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم مین سشن جج الہ آباد کی عدالت سے چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریلوے پولیس ایک ہندو کنسٹبل کی عورت سے آشنائی رکھنے کی وجہ سے اس کے گھر سے رات کو پکڑا گیا۔ اور برخاست کیا گیا۔

یہ خبر تہذیب کی سفید چادر پر گویا بدنما دھبہ لگانے والی ہے کہ ایک عدالت مین اظہار دیتے ہوئے ایک انجینیر نے بیرسٹر کو ایک تھپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجینیر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچھ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سوا ستیاناس ہوا ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مدراس مین بوجہ شدت سرما کثرت سے بچے ہلاک ہو رہے ہین۔

۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ مین ۳۷۶ اشخاص سیضہ سے مرے۔

اٹلی کے مصیبت زدون کو جو زلزلہ سے بے خانمان ہوئے تہے سلطان المعظم نے چالیس ہزار لاکھ مرحمت کئے۔

بے تار کے برقی پیغامات کی تازہ ایجاد مین یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے وہ بیچ کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات مین ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعون پر اس نقص سے بہت سے نقصان متصور ہین۔

مہاراجہ دربہنگہ نے اڑہائی لاکھ کی گران قدر رقم اپنے سالگرہ کے دن ولی عہد پیدا ہونے کی خوشی مین لفٹنٹ گورنر بنگالہ کو عنایت فرمائے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک شاندار عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوئر بازار شملہ مین آگ لگ گئی۔ دو دکانین اور ایک گھر جلکر خاک ہوگیا۔ آریہ سماج کی پرانی عمارت بہی جل گئی۔

گورنر صاحب بمبئی نے احاطہ بمبئی کے تمام ایڈیٹرون سے درخواست کی کہ وہ طاعون ٹیکہ کا مادہ تیار ہونا اپنی آنکھون سے دیکہین۔ جس پر ۵۰ ایڈیٹر ۲ جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کرین۔ ٹیکے کی نسبت عام طور سے ترجہ ولائین۔ مسٹر تلک نے تمام ایڈیٹرون کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتائج خوشگوار ہین۔

شرقی بنگال کی خرابی روزمرہ کے مسلسل حالات سے ظاہر ہو کہ کلکتہ مین مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۴ جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہون پر ڈیفنس کیطرف سے جرح کیجا دیگی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کرکے ایک جلوس بندے ماترم کا نکالا تہا۔ کہ جس جلوس کے لوگون نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتھر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ مین وہ بلوہ ہوا تہا کہ جس مین پولیس سارجنٹ والٹر صاحب کا ہاتھ کلائی سے کٹ گیا تہا۔

ہفتہ گذشتہ مین پنجاب مین طاعون کی ۱۰۳ کیس اور ۲۲۱ اموات وقوع مین آئین سب سے زیادہ شکائت قسمت دہلی مین ہے جہان چہہ اضلاع آلودہ ہین۔ قسمت جالندہر مین دو۔ قسمت لاہور مین پانچ۔ قسمت راول پنڈی مین دو قسمت ملتان مین ایک اور دیسی ریاستون مین چار آلودہ ہین۔

مرحوم نواب محسن الملک کے بے شمار دوستون اور عقیدتمندون کو یہ دریافت کرکے مسرت ہوگی۔ کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات و اعزاز سال نو مین انہین۔ کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

کہتے ہین۔ کہ کانگریس سورت کے بعض انتہائی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعائتون کے خواہان ہین۔ اور یہ رعائتین جن خدمتگذاری کے صلہ مین چاہی جاتی ہین۔ وہ یہ ہے کہ انہون نے کانگریس کو توڑ کر رکھدیا ہے۔ کہ جس کوشش مین خود گورنمنٹ ابتک کامیاب نہین ہوسکی ہے۔

برلن مین بیکارون کے ایک ہی روز مین ۹ جلسے ہوئے جسمین ۱۲ ہزار آدمی شریک تہے پھر جلوس بناکر شاہی محل کیطرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے

استمام البرہان مُصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی
پر
ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کافر یا فاسق دلی بیت کا ہو وہ بھی متقی ہی ہوگا۔ سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بداہتہً معلوم ہے کہ مشرکین خادم بیت رہے ہیں تکذیب قرآن کی حسب تفسیر مؤلف کے اس کو لازم آتی ہے۔ پھر یہ کہ خادم اگرچہ فسق وفجور میں مبتلا ہو پھر بھی وہ متقی رہے گا۔ یہہ تمام آیات واحادیث واجماع کے خلاف ہے۔ فساق خدام بیت کو اگر مؤلف فاسق نہیں جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان اور فسق کو تقوے بتلاتا ہے"

صفحہ ۳-۴- مین شیخصاحب تحریر فرماتے ہین۔ کہ "اسلام دین مین سوائے تحقیقات بزرگان دین وار بع آئمہ کے کہ اسلام ان کی تحقیقات مین دائر ہے اور او سپر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور ضلالت اور گمراہی ہے۔" اور اسی صفحہ مین آگے چل کر لکھتے ہین۔

"میرا زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کا ہی بعد اس کے صحابہ اور بعد ازین تابعین کا۔ اور دوسری حدیث مین تبع تابعین کا۔ بعد اس کے جہوٹ فریب کا زمانہ شامل ہو جاویگا ...... پس جسقدر طریقے وفرقے برخلاف اسلام ودین ایجاد ہو گئے ہین۔ عاقلون کے نزدیک باطل ہین"

اس مختصر تحریر مین شیخصاحب نے علاوہ کمالات انشا پرداز ی کے جو تاریخی اور مذہبی غلطیان کی ہین ان کے اظہار کے لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہین چاہتے بلکہ ان کے ایک حنفی بہائی یعنے مولانا محمد شکر اللہ صاحب پروفیسر عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدایت الشفیق الی سواء الطریق مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل کرتے ہین

نمبر ۱۴- قول سدید مین ہے کہ ملا فروخ حنفی کی نے کہا کہ جان تو اے مخاطب بیشک نہین تکلیف دی خدا تعالیٰ نے بندون مین سے کسی کو اسبات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اُون پر تصدیق کرنا اس چیز کا جس کے ساتھ بہیجے گئے سردار ہمارے درود بہیجے اللہ اُنپر اور سلام۔

نمبر ۶- کہا ملا علی قاری حنفی نے عین العلم کی شرح مین کہ خدائے پاک و برتر نے نہین تکلیف دی کسی کو حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی انکو اسبات کی کہ اگر عالم ہین تو عمل کرین موافق سُنت کے اور اگر جاہل ہین تو تقلید کرین کسی عالم کی۔

نمبر ۱۹- فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ مین جان تو اے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتہی صدی سے پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہین کرتے تہے۔

نمبر ۲۲- فرمایا صوفیون کے شیخ محی الدین ابن العربی مین فتوحات مکیہ مین کہ جسوقت حدیث کی صحت ہو جاوے اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات تو نہین ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور چہوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث شریف کی وجہ سے اور نہین جائز ہے چہوڑنا کسی آیت یا حدیث کا بہ سبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے ایسا کیا بے شک گمراہ ہوا بڑی گمراہی کرکے اور نکل گیا اللہ تعالےٰ کے دین سے۔

نمبر ۲۶- کہا شرح تحریر مین کہ تمام مجتہدین جنکی خوبی سے اتباع کیگئی ہر ایک صلاحیت تقلید مین برابر ہین پہر اگر سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوے ملے تو جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چارون مجتہدون کا فتوے لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے مجتہدون کی نقل صحیح بہت کم رہگئی ہے اسی وجہ سے ان کی تقلید سے منع کیا منع کرنے والے نے۔ پھر اگر ان کے کسی مسئلہ مین نقل صحیح مل جائے۔ تو عمل کرنا اُسپر اور چارون مجتہدین کے فتوے پر برابر ہے۔

(ہدایت الشفیق صفحہ ۳۷ - ۴۰)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳ مین لکھا ہے۔ بعد اس کے اسی صفحہ مین انصاف سے لکہا۔ اعلم ان الناس کانوا فی المائة الاولی والثانیة غیر مجمعین علی التقلید لمذھب واحد بعینه وبعد المائتین ظھر فیھم التمذھب بالمجتھدین باعیانھم وقل من کان لا یعتمد علی مذھب مجتھد بعینه وکان ھذا ھو الواجب فی ذالك الزمان- یعنی پہلی اور دوسری صدی مین مذہب معین پر اجتماع نہ تہا۔ بعد دو صدی کے مسلمانون مین ظاہر ہوا راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کرکے۔ اور کم تھے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر بھروسہ نہ رکھتے اور یہ بات اس زمانہ مین واجب ہو گئی تہی۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دو صدی کے مسلمانون کے حال پر متاسف ہو کر بد نظمی اہل اسلام کا وقائع بیان فرماتے ہین کہ خیر القرون بلکہ دو سو برس تک جب حضرات مجتہدین موجود تھے اس مسئلہ کا کچھہ ذکر بہی نہ تھا ثم یفشو الکذب (یعنے قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہو گا کذب) کے زمانہ والون نے باہم کی کشا کشی آپس کی ایچا تانی سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ یہان تک اپنی اپنی ٹہری کہ یہی امر جدید اس وقت مین ضروری ٹہرا اور جناب مولوی محمد احسن صاحب حنفی نانوتوی اپنی کتاب تنبیہ الرفیق کے صفحہ ۸ سطر ۲ و ۳ مین تفسیر مظہری کو نقل کرتے ہین۔ فان اھل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاھب۔

ترجمہ۔ بے شک اہل سنت وجماعت بعد تین یا چار سو برس کے چار مذہبون پر پہوٹ پہاٹ ہو گئے۔

یہ تحفہ جو شیخصاحب کی خدمت مین اُن کے دو معزز بہائیون کیطرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے مین اس قابل ہے کہ شیخصاحب اسے ضرور قبول فرمادین اور اگر ان مین حیا اور انصاف کا مادہ ہے تو اُمید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کرین گے مگر چونکہ شیخ نجدی بہی اس موقع پر آپکے ہمصفیر ہو گئے ہین اس لئے کسی قدر ان کی خدمت بہی ہم ضروری سمجھتے ہین۔

پس واضح ہو کہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۸۶ مین لکھتے ہین۔

"در کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جس طرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ مردم مین رواج پایا اُسیطرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی کسی نہ کسی قطر مین بہی موجود تہی بلکہ ابتدا اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام یعنہ چہ سو پچاس ہجری تک اس طرح کی کثرت دراست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار نفر واسطے سماعت حدیث واملا رسنن کی گویا ایک

بھی حدیث میں نہو۔ قلم دوات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی۔ اہل علم حدیث وغیرہ ہاتھ سے شرار تاتار کے بسبب اغواء علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیرالدین طوسی رافضی مارے گئے ان کے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اس وقت زیادہ تر جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعہ سے ہرچند بعض علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے۔ لیکن ان کو تعصب اس مذہب کا نہ تھا۔ برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کہاں ادب سے کسی حدیث کے مقابل میں کسی فقیہ کی رائے وقیاس کو پیش نہ کرتے تھے۔ ان کو اہل علم اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول کے فروع پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہد ہیں اس امت میں ہزاروں فقیہ گذرے۔ کچھ فقہاء ان چار اماموں میں منحصر نہیں ہے۔ نسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم فقہ سے زیادہ تھا۔ اس لئے ان کی شہرت ہوگئی وہ بھی سلاطین کے ذریعہ سے نہ یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا۔ سینکڑوں مجتہد ان کے سوا بھی تھے۔ بلکہ ہر قرن میں مجتہد مطلق

پائے گئے جن کا علم ان سے زیادہ تھا۔ حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چاروں مجتہدین میں یا حصر کرنا علم رسول خدا کا ان چاروں مذہبوں میں جہل قائل ہے۔ کوئی سند اس پر نہیں ...... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا میں قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ السند تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدون ہوں ان کے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم .. ... نہ ہوں کسی نے ان کے اہل تقوی و دیانت ہونے میں شک نکیا ہو اون کو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا نمایاں نہ رہا ہو۔ عالم ہوکر طالب کسی جاہ و عہدے کے کسی والئے ملک یا خلیفہ یا امام سے نہ ہوئے ہوں۔ جس طرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے جاہ و عزت حاصل کی۔ پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان میں چھوڑا جاوے ان کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے سوکھہ پھیر کر کتب رائے و قیاس و اساطیر قیل قال احادواست پر جان دی جاتی ہے۔ خداوند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کیا مسلمانی ہے کہ رسول خدا کی بات مانی نہ جائے زید۔ عمر کی کہانی سنی جاوے۔ ؎ سومن تم اور عشق بتان اے پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور مونہہ آپکا صاحب خدا کا نام لو"

اور اسی کتاب کے صفحہ ۵۶ میں لکہا ہے۔

مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی سے جو کئی عمارتیں بنالی ہیں۔ جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتاب خانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالائے زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہیں۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی نہتی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہے کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث میں آیا ہے نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا سے اٹھہ جاتی ہے۔ سو اس جگہ ان چاروں مصلوں کا ہونا صاف تفریق جماعت ہے۔ اس عمارت کا بنانا وبال آخرت"

پس شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے گھر میں فیصلہ کرلیں پھر ہم لوگوں کے مقابلہ میں آئیں۔

شیخصاحب نے اپنی کتاب میں اجماع پر بڑا زور دیا ہے اور جابجا یہ لکہا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجہتے ہیں۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین کے گوش گذار کردیں۔

توضیح میں لکہا ہے۔ "ہو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلعم فی عصر علی حکم شرعی" یعنے کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے (باقی آئندہ انشاءاللہ)

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تہا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تہا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے مگر بہت کم فایدہ ہوا یا عارضی فایدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں۔ میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی

راقم۔ محبوب عالم ممبر ہال کونسل و دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل سسٹنٹ ہیڈ ہیڈ کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کے ایک معزز افسر

اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غوص و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تہوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انت رائعہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب دافع دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رتند آنکھوں سے پانی جاری رہنا تیج پن اور خفیف ہونے کے لئے بےنظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قریم فیکس عہ سفوف جریان و دہنتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم۔ جنکو بدہضمی۔ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بیچین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہوں۔ محصول و جوابی کٹ بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیہ سنگہ گوجرانوالہ

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنے کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دو نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہو گا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران قدر رعائیت گوارہ کی گئی ہے کہ اسصورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ کو ملیگی۔ سات عدد کتابیں جو فی الحال انعام ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جائیں گی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ احمدی کا من۔ حیثیت مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی پر فارم کمیشن لگیگا کتاب بولچال کے ٹکٹ بہرحال ہم رکھائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ خاص نوٹ۔ یاد رہے کہ سوست درخواست آنے پر یہ رعائیت بند ہو جائیگی۔ المشتہر۔ سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور